REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۲۹ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ ۲۶ شہادت ۱۳۳۹ ہش ۲۶ اپریل ۱۹۶۰ء نمبر ۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۵ اپریل بوقت نو بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو کچھ اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی کا نظم و نسق مغربی پاکستان کی تحویل میں دینے کیلئے آرڈی ننس جلد نافذ کردیا جائیگا

نواب کالاباغ وسط مئی میں اپنے نئے عہدہ کا چارج لیں گے

کراچی ۲۵ اپریل۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے لاہور سے کراچی پہنچکر بتایا کہ میں مئی کے وسط تک لندن سے صدر مملکت کی واپسی پر گورنر کے عہدے کا چارج اپنے جانشین ملک امیر محمد خان آف کالاباغ کو دے دوں گا۔ آپ نے کہا کہ مرکزی حکومت ایک آرڈی ننس جاری کرنے والی ہے جس کے بعد نظامت کراچی مغربی پاکستان کی تحویل میں آجائے گی۔ اس وقت نظامت کراچی مرکزی حکومت کے ماتحت ہے۔ لیکن آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد وہ مغربی پاکستان کا جزو بن جائے گی۔ مسٹر اختر حسین شاہین ایکسپریس کے ذریعہ کل بعد دوپہر لاہور سے کراچی پہونچے تھے اور کنٹونمنٹ ریلوے سٹیشن پر نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان سے بات چیت کر رہے تھے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۲۴ اپریل۔ بوقت نو بجے شب بذریعہ فون

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن فرق بہت آہستہ آہستہ پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی پاکستان میں آئین کمیشن کا اجلاس مئی کے آخر میں ہوگا

ڈھاکہ ۲۵ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئین کمیشن کا آئندہ اجلاس مئی کے آخر میں مسٹر جسٹس شہاب الدین کی صدارت میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔ کمیشن تیس مئی سے ۲ ماہ تک مشرقی پاکستان میں رہے گا۔ اور مختلف مقامات کے سیاسی و اقتصادی تجارتی اور صنعتی امور کو مدنظر رکھ کر آئین مرتب کرنے کے لئے ضروری مواد جمع کرے گا۔ کمیشن راج شاہی اور چٹاگانگ بھی جائیگا جہاں وہ آئین کے بارے میں مختلف طبقوں کے نمائندوں کی رائے معلوم کرے گا

بمبئی کی دو صوبوں میں تقسیم

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان بالا راجیہ سبھا نے بھی کل صوبہ بمبئی کو دو صوبوں مہاراشٹر اور گجرات میں تقسیم کرنے کے بل کی منظوری دے دی۔ اب یہ بل صدر کی منظوری کے بعد یکم مئی سے عمل میں لایا جائے گا۔

نظارت حفاظت مرکز کے نام میں تبدیلی

آئندہ اس کا نام نظارت خدمت درویشان ہوگا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

احباب جماعت اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت ہذا کا نام حفاظت مرکز کی بجائے نظارت خدمت درویشان منظور فرمایا ہے۔ لہذا آئندہ براہ مہربانی اسی نام پر خط و کتابت کی جائے

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ

مخیر احباب توجہ فرمائیں

یہ ایام مستحق طلبہ کی خاص امداد کے ہیں۔

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

آجکل مختلف جماعتوں میں سالانہ امتحان شروع ہیں اور بعض کے شروع ہونے والے ہیں۔ اس موقعہ پر پاس ہونے والے طلبہ اور طالبات کو کتابوں وغیرہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ گذشتہ سالوں میں کئی غریب بچے اور بچیاں اس قسم کی امداد کے ذریعہ ترقی کر کے جماعت کے مفید وجود بن چکے ہیں۔ پس جو احباب اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب کمانا چاہیں وہ حسب توفیق اور حسب حالات اس کام کے لئے امداد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ آجکل اس قسم کی امداد کی درخواستیں آنی شروع ہوگئی ہیں اور آئندہ ایک دو ماہ میں زیادہ کثرت سے آئیں گی۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ یعنی جو شخص اپنے بھائی کی امداد کرتا ہے اللہ اس کے اس فعل پر خوش ہوکر اس کی امداد فرماتا ہے۔ پس یہ ثواب کا موقعہ ہے فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۰ء

اتحاد و تعاون کی قابل قدر روح کے پیش نظر

تحصیل چنیوٹ کی دو یونین کونسلوں کے اراکین کی مشترک تقریب

۴۵ دیہات کے مقتدر نمائندگان اور علاقے کے متعدد افسران کی شرکت

ربوہ ۲۴ اپریل۔ آج بعد دوپہر ربوہ میں تحصیل چنیوٹ کی دو یونین کونسلوں (احمد نگر یونین کونسل ۳۹ اور لالیاں یونین کونسل ۳۷) کے جملہ ممبران نے اتحاد و تعاون کی قابل قدر روح کے پیش نظر ایک مشترک تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں ۴۵ دیہات کے مقتدر نمائندگان کے علاوہ ہر دو کونسلوں کے ممبران کی دعوت پر علاقے کے متعدد افسران ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے اراکین اور بعض دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب کا مقصد یہ تھا کہ ہر دو یونین کونسلوں کے اراکین اور علاقے کے دیگر باشندگان کے درمیان اتحاد و تعاون کی روح ترقی کرے۔ اور وہ سب مل کر علاقے کی فلاح و بہبود کی خاطر مل کر کام کریں۔ تا وہ قومی اغراض خاطر خواہ طریق پر پوری ہو سکیں جو بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے ساتھ وابستہ ہیں چنانچہ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ

دیہاتی ...

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۵راپریل ۱۹۶۲ء

فرقوں کا اتحاد

علامہ اقبال مرحوم کا ایک مکتوب پاکستان ٹائمز کی اشاعت ۲۱راپریل ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے یہ مکتوب آر اے چنگیز سابق سٹوڈنٹ علی گڑھ یونیورسٹی حال جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان کے ایک خط کے جواب میں ہے جو آخرالذکر نے۔ علامہ مرحوم کو مسلمان فرقہ بندی کو دور کرنے کے لئے جدوجہد کے متعلق لکھا تھا۔ علی گڑھ کے کچھ طلباء نے ایک تنظیم برپا کی تھی۔ جس کا مقصد تھا۔ کہ اسلامی فرقہ بندی کو متحد کیا جائے اور اس خط میں علامہ مرحوم سے اس کی صدارت قبول کرنے کی استدعا کی تھی۔

علامہ مرحوم نے اپنے جوابی مکتوب میں اس کام کی مشکلات کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ خود انہوں نے بھی ایک وقت میں یہ کام شروع کیا تھا۔ مگر بعض ناقابل بیان وجوہات کی وجہ سے یہ محض ایک نجی ادارہ ہی بن کر رہ گیا تھا آپ نے اس مکتوب میں اظہار فرمایا تھا کہ اسلامی روح اپنے گہرے شعور میں ایسے اتحاد کی طالب ہے تاہم ایک تنظیم کچھ ابتدائی کام تو کر سکتی ہے۔ لیکن تمام فرقوں کو متحد کرنا کسی انجمن کی بجائے ایک عظیم شخصیت کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ ایسی تنظیم کا صدر انتخاب کے ذریعہ نہیں بلکہ فطری طور پر برسرکار آنا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری انجمن کیوں محض ایک نجی ادارہ بن کر رہ گئی تھی۔ بہر حال مجھے جلد اپنی کمزوریاں معلوم ہو گئیں اور وہ جوش جو شروع میں تھا۔ خود بخود مفقود ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ فرقہ وارانہ شورا شوری کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان مذہبی زندگی کے منبع سے دور ہو گئے ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ایسا کام کرنے کے لئے فی الحال میں موزوں شخص نہیں۔ میں آپ کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ لیکن استدعا کرتا ہوں کہ مجھے خاص کر فی الحال اپنا صدر نہ بنائیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی انجمن آپ کی ذاتی دوستی کا نتیجہ نہیں ہے۔ وسیع نفسیاتی خیال سے معانی کے ساتھ بلند روح کے زندہ تجربہ کی پیداوار ہے آپ جب کبھی ضرورت محسوس کریں میں ہر وقت مشورہ دینے کو تیار ہوں۔

اس خط وکتابت سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے درمیان فرقہ بندی نے جو خطرناک صورت اختیار کر رکھی ہے۔ وہ نہ صرف اسلام کی اشاعت میں حائل ہے بلکہ خود مسلمانوں کی ترقی کے راستہ میں ایک ناقابل عبور خلیج بن گئی ہوتی ہے۔ اس لئے حساس مسلمان اہل علم حضرات نے فی زمانہ اس خطرہ کو بہت محسوس کیا ہے اور اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے بہت فکر و غور کیا ہے۔ تاہم یہ معاملہ کما حقہ حل نہیں ہو سکا۔ اس وجہ سے یہ بڑے بڑے مسلمان مفکروں کے لئے کافی دردِ سر کا باعث ہو رہا ہے۔ حال ہی میں صوفی نذیر احمد مولانا ابوالحسن ندوی اور کئی دوسرے لوگوں نے اسکو حل کرنے کے لئے فکر و غور کیا ہے۔ لیکن ان کو بھی کوئی کامیابی کی راہ نظر نہیں آئی۔ اور وہ تجاویز سوچ کر خاموش ہو گئے ہیں۔ عملاً کچھ بھی نہیں ہو سکا۔

ہماری رائے میں اس بارہ میں جو کچھ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے وہ اس مسئلہ پر سوچنے کے لئے ایک بنیاد بن سکتا ہے علامہ مرحوم کا یہ خیال کہ ایسی تحریک کسی انجمن یا سوسائٹی کے بس کی بات نہیں اور یہ کہ کوئی منتخب صدر یا راہنما تمام اسلامی فرقوں کو ایک متحدہ محاذ پر نہیں لا سکتا۔ اصولاً بالکل صحیح ہے۔ فرقوں کی بنیاد عقایدی اختلافات پر ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ عقایدی اختلافات محض تدابیر سے ہموار نہیں کئے جا سکتے۔ جو شخص کسی عقیدہ کا پابند ہوتا ہے۔ وہ اسکو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ انسانی تاریخ بتاتی ہے کہ عقیدہ کے لئے جان دے دینا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں نے اپنے عقیدہ کے لئے ظلم و تعدی برداشت کئے ہیں اور پھانسی تک لٹک گئے ہیں۔ عقیدہ خواہ درست ہو اور خواہ غلط جو شخص اس کو اپناتا ہے وہ اس کو سچائی سمجھ کر ہی اپناتا ہے۔ اس لئے کوئی سختی یا حکمت عملی اس کو اس عقیدہ کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں کر سکتی۔

مثلاً ایک شخص کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ نماز سورہ فاتحہ پڑھنا یا انگشت شہادت اٹھانا یا رفع یدین لازمی ہے مگر ایک دوسرے شخص کے نزدیک ایسا کرنا سخت ناجائز ہے۔ بلکہ اس کا عقیدہ ہے۔ کہ ایسا کرنے والا اسلام کے ارکان میں گڑبڑ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے وہ کافر اور مرتد ہے یہاں تک کہ وہ واجب القتل ہے۔

اب یہ اختلاف بظاہر ایک سمجھدار انسان کے لئے ایسا نہیں ہے کہ اسکے لئے اتنا سخت فتویٰ جاری کیا جائے۔ برائی اختلاف میں نہیں ہے۔ بلکہ برائی اس امر میں ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ جو ہماری طرح عمل نہیں کرتا وہ نہ صرف ناجائز کرتا ہے۔ بلکہ وہ واجب القتل ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر برائی یہ ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا جائے۔ اسی طرح کی برائی یہ ہے کہ ایک فرقہ اس اختلاف کی بناء پر نہ صرف دوسرے کو بُرا جانے اور شورش برپا کرے اور قانون اپنے ہاتھ میں لے بلکہ حکومت کو اس اختلاف کی بناء پر اکسائے کہ وہ دوسرے کو سزا دے جو اس کی طرح عمل نہیں کرتا۔

ظاہر ہے کہ کوئی سوسائٹی یا اس کا منتخب شدہ صدر جو فطرتاً اس کا اہل نہ ہو۔ ایسی الجھنوں پر قابو نہیں پا سکتا۔ بلکہ اغلب ہے کہ ایسی سوسائٹی ایک دن کے لئے بھی کام نہ کر سکے جیسا کہ علامہ مرحوم کی اپنی مثال سے واضح ہوتا ہے کہ جو سوسائٹی انہوں نے اس کام کے لئے برپا کی تھی۔ آخر میں محض نجی ادارہ بن کر رہ گئی اس ذاتی تجربہ نے علامہ جیسی شخصیت کو یہ سمجھایا کہ یہ کسی منتخب شدہ شخصیت کا کام نہیں ہے کہ فرقہ وارانہ اختلافات کی تلخیاں دور کر سکے بلکہ یہ کسی ایسی شخصیت کا کام ہے جو فطری طور پر اس کا اہل ہو۔

اگرچہ علامہ مرحوم نے ایک عام زبان استعمال کی ہے تاہم ایسی شخصیت وہی ہو سکتی ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں مجدد کہا گیا ہے اور جو یقیناً اللہ تعالے کی راہنمائی میں اصلاح و ارشاد کا کام کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پہلو سے بھی عظیم الشان کام کیا ہے۔ آپ نے یہ اصول سکھا دیا ہے کہ ایسے فقہی اختلافات میں ہمیں یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ جو صورت کسی کے نزدیک ثابت ہے۔ وہ اس پر قائم رہے مثلاً ایک شخص کے نزدیک ثابت ہے کہ رفع یدین لازمی ہے اور دوسرے کے نزدیک ثابت ہے کہ رفع یدین ناجائز ہے۔ دونوں اپنے اپنے عقیدہ پر عمل کر کے مسلمان رہ سکتے ہیں۔ اس طرح ایسے اختلافات پر لڑنے مرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اس اصول پر عمل پیرا ہے اور جو چاہے اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب تمام جماعت تقریباً ان تفرقات میں بالکل ہموار عمل کرتی ہے اور کسی قسم کا اختلاف محسوس ہی نہیں ہوتا۔

بعض دوسرے مصلحین وقت نے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نقل میں اس اصول کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں اس کا کچھ فائدہ ضرور ہوا ہے لیکن چونکہ ان کے پیچھے ایسی کوئی شخصیت نہیں جو مجدد کی حیثیت رکھتی ہو۔ اس لئے وہ اس اصول کو کما حقہ اپنا نہیں سکے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی تک ذرا ذرا سے اختلاف پر سر پھٹول ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی دوسرے عقیدہ والے کسی خاص عقیدہ رکھنے والی جماعت کی مسجد میں اپنے عقیدہ کے مطابق نماز بھی نہیں پڑھ سکتا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصول رواداری کی بنیاد قرآن کریم کی محکم آیات پر ہے۔ جن میں لا اکراہ فی الدین کا عظیم الشان اصول اسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس اصول کی وضاحت ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے بھی کئی بار مسلمانوں کی سیاسی زندگی میں ہمواری پیدا کرنے کے لئے فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک حوالہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"مجھے ابتداء ہی میں اس بات کو جتا دینا چاہیئے کہ کسی بھی آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے داعیان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ اس امر کو نہ سمجھ لیں اور سب مسلمانوں کو اپنا ہمخیال نہ بنا لیں۔ کہ اسلام کی اس زمانہ میں دو تعریفیں ہیں ایک مذہبی اور ایک سیاسی۔ مذہبی تعریف ہر ایک شخص کے اعتبار میں ہے وہ جو چاہے تعریف کرے۔ اور اسکے مطابق جس کو چاہے۔ کافر بنائے۔ اور جس کو چاہے مسلمان۔ کسی کا حق نہیں کہ اس پر اس سے ناراض ہو۔ گو ہر ایک کا حق ہے کہ اسکو اگر وہ غلطی پر ہے سمجھائے دوسری تعریف سیاسی ہے۔ اور یہ تعریف کوئی فرد خود نہیں کر سکتا بلکہ یہ تعریف اسلام کا لفظاً و معناً انکار کرنے والے لوگ کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں سیاسی طور پر کون لوگ مسلمان ہیں؟ اس کا جواب نہ دیوبند دے سکتا ہے نہ قادیان نہ فرنگی محل۔ نہ گولڑہ (باقی صفحہ پر)

احمدیہ مشن ہالینڈ کے زیر اہتمام ایک کامیاب جلسے کا انعقاد

غیر مسلم معززین کی شرکت۔ اسلام کی صداقت اور قرآن پاک کی حقانیت پر موثر تقاریر

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل ـ بتوسط وکالت تبشیر ـ ربوہ)

مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۶۰ء احمدیہ مشن ہالینڈ نے ایک جلسہ کا وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا اور بہت سے لوگوں کو بلا کر جماعت کی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا۔ نیز ان احباب کا شکریہ ادا کرنے کا موقع پیدا کیا گیا جو اپنے علم و فضل اور دیگر ذرائع سے مشن کے کام میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔

اس جلسہ میں متعدد علم دوست حضرات اور اسلام میں دلچسپی رکھنے والے احباب کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ اہل ہالینڈ نے خاص دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ شمولیت کی۔ ہیگ شہر سے پروفیسر۔ ڈاکٹر۔ وکلاء و دیگر قریباً ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ ہالینڈ کے دوسرے متعدد شہروں سے بھی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ چنانچہ ایمسٹرڈم۔ اوتر ڈام زندفورٹ۔ آمسفورٹ۔ نوردویک۔ ہاردروک الکمار۔ لائیڈن سوداسفار۔ ڈیلفٹ ـــ فلاردنگن۔ ڈنڈورڈر وغیرہ سے متعدد احباب تشریف لائے۔ ہالینڈ کے صوبہ فریس لینڈ جو کہ ہیگ سے بہت دور ہے اور بذریعہ گاڑی کئی گھنٹوں کا راستہ ہے چند دوست ہمارے اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔

مقامی احباب کے علاوہ بہت سے غیر ملکی معزز مہمانوں نے بھی شامل ہو کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ چنانچہ پاکستان۔ افریقہ۔ متحدہ جمہوریہ عرب۔ انڈونیشیا۔ سرینام اور آسٹریلیا کے دوست بھی موجود تھے۔ جس سے اسلامی اخوت اور برادری کی فوقیت ظاہر ہوئی۔

جلسہ کی اطلاع دیگر دوستوں کو بھجوانے کے علاوہ ہالینڈ کے اخبارات کو بھی بھجوائی۔ چنانچہ جلسہ کے دن متعدد نمائندگان پریس حاضر تھے۔

جلسہ کا آغاز مکرم انچارج صاحب مشن برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب کی تقریر سے ہوا۔ آپ نے جملہ حاضرین کرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان پر اس موقع کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ آپ نے کہا آج کا دن جماعت احمدیہ کی تبلیغی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس عرصہ میں جماعت کو بفضلہ تعالیٰ اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی توفیق ملی ہے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ہی وہ یگانہ مذہب ہے جو اپنی سنہری تعلیمات کے ذریعہ اس کرۂ ارضی پر ایک ایسی برادری اور بھائی چارہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ جس میں مختلف ملکوں اور نسلوں کو اکٹھا کیا جا سکے اور جس میں سفید و سیاہ ہر دو صحیح معنوں میں زندگی کی بیش بہا نعمتوں سے متمتع ہو سکیں۔ نیز جس سے مشرق و مغرب میں ایک دوسرے کو سمجھنے کی حقیقی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جسے مدنظر رکھ کر جماعت احمدیہ اپنی کم مائیگی و بے سروسامانی کے باوجود تن تنہا کوشاں و مصروف ہے۔ آپ نے حاضرین کو یقین دلایا کہ اس نظریاتی دوڑ میں آخرکار اسلام ہی کی فتح ہو گی اور اسی کی تعلیمات کا بول بالا ہو گا۔

آپ نے ان تعارفی کلمات کے بعد اس جلسہ کی صدارت کے لئے ایک ڈچ نومسلم مسٹر فنڈلٹر (Mr. J. M. Fundlter) کا نام تجویز کیا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن پاک ہوئی جس کی خاکسار کو توفیق ملی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے تلاوت شدہ و دیگر منتخب شدہ آیات قرآنیہ کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اور بیان کردہ مضامین کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد سب سے قبل ہمارے ڈچ نومسلم مسٹر عبد الرحمن صاحب (Mr. A. R. Steenhouwer) نے وہ مضمون پڑھ کر سنایا جو مکرم جناب حافظ صاحب نے اس موقع کے لئے خاص طور پر تیار کر کے ایک خوشنما ٹائیٹل پیج کے ساتھ جس پر منارۃ المسیح اور مسجد اقصےٰ کی تصویر بھی ہے طبع کرایا ہوا تھا۔ اس کا ترجمہ انشاء اللہ کسی وقت ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا۔

آپ کے بعد ہمارے علم دوست فلاسفر ڈاکٹر دایونگ (Dr. De Jong) جو اگرچہ غیر مسلم ہیں مگر اسلام کو منصفانہ نظر سے دیکھتے ہیں نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اس بات پر حیرانی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین نہ صرف اسلام ہی سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں بلکہ عیسائیت اور بائیبل کی تعلیمات کا بھی خوب مطالعہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میرے نزدیک اسلام کی رواداری کے ثبوت میں یہی ایک دلیل کافی ہے۔ کیونکہ جب تک دوسرے کے خیالات کا از خود مطالعہ نہ کیا جائے کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ آپ نے کہا کہ محض تعصب کی وجہ سے دوسرے مذاہب کا از خود مطالعہ نہ کرنا رواداری کے سراسر منافی ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے اسلام کے متعلق اس غلط خیال کی پر زور تردید فرمائی کہ اسلام کو بزور شمشیر پھیلا ہوا کہا جاتا ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قرآن مجید کی ان متعدد آیات کو پیش فرمایا کہ جن میں صاف طور پر بیان ہے کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر و اکراہ نہیں اور ہر ایک شخص کو اپنے عقائد کے اظہار کی پوری آزادی ہے۔ نیز آپ نے ان آیات کے اعلیٰ ادبی معیار سے بھی حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر موصوف اس کمیٹی کے ممبران میں سے ایک ہیں جس کے ذریعہ قرآن کریم کا ڈچ ترجمہ تیار کیا گیا تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد ہمارے ایک دوسرے غیر مسلم دوست مصنف (Mr. HOVACK) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کچھ عرصہ ہوا آپ نے قرآن مجید پر بھی ایک کتاب لکھی تھی جس میں آپ نے لکھا تھا کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جو اپنی دلکش اور مفید تعلیمات کی وجہ سے اس قابل تھی کہ ہر جگہ شہرت پاتی۔ مگر مغربی دنیا میں تعصب کی وجہ سے یہ کتاب گمنامی میں پڑی رہی اور اس سے کما حقہٗ استفادہ کی کوشش نہ کی گئی۔

آپ نے اپنی تقریر میں کہا۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ کہنا پڑے گا کہ آج تیرہ سو سال کے بعد جس نہج پر اسلام کا دفاع احمدیہ مسلم مشن کے ذریعہ کیا جا رہا ہے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ آپ نے مزید کہا کہ میرے نزدیک مشرق و مغرب کی یہ نظریاتی جدوجہد ایک بہت بڑے انصاف پسند اور امن پسند ماحول کو پیدا کرنے پر منتج ہو گی۔

آپ نے مزید بتلایا کہ اسلام نے اپنے مختلف ادوار میں جو اثرات مغربی دنیا پر چھوڑے وہ یورپ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے تھے۔

آپ کے بعد مسٹر فنڈلٹر (Mr. F[illegible]) نے اپنے اخلاص بھرے خیالات کا اظہار کیا اور حاضرین کو بڑے ہمدردانہ طریق پر بتلایا کہ اسلام ایک اخلاقی قوت ہے جو نظریاتی اختلافات کے معرکوں میں تیر و تفنگ کی بجائے اپنی روحانی طاقت کو استعمال کرتی ہے۔ اور دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ لوگوں کے دل و دماغ تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ یہ طاقت مادی ہتھیاروں سے کہیں بڑھ کر کامیاب اور کارگر ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ نے جو حقیقی اسلام پیش کرنے والی جماعت ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد تبلیغ کا ایک وسیع پروگرام مرتب کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے مبلغین یورپ کے تمام اہم مقامات پر پھیل گئے۔ یہ دور جماعت کی تبلیغی جدوجہد میں عظیم الشان وسعت پیدا کرنے کا باعث ہوا۔ یہاں تک کہ آج دنیا کے قریباً اکثر اہم مقامات پر جماعت احمدیہ کے مبلغین موجود ہیں اور تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ مساجد اور مدارس وغیرہ بھی تعمیر ہیں جن کے ذریعہ ہزارہا نفوس کی خدمت کا کام سرانجام پا رہا ہے۔

جلسہ کی کارروائی ہالینڈ کے مختلف اخبارات میں جلی عنوانات کے ساتھ شائع ہوئی۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ہالینڈ مشن کی نمایاں کامیابیوں کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔

کاپی ریڈر کی ضرورت

دفتر روزنامہ الفضل میں کاپی ریڈر کی فوری ضرورت ہے۔ مولوی فاضل کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ بموجب قواعد صدر انجمن احمدیہ حسب لیاقت ہو گی۔ صرف ایسے امیدوار ہی درخواست دیں جو مستقل صورت پر اس اسامی پر کام کرنا چاہیں۔

درخواستیں بنام ایڈیٹر الفضل ارسال کریں۔

درخواست دعا

اخبار الفضل کے ایجنٹ سید محمد سعید صاحب سلیم کے بڑے لڑکے رشید احمد انیس نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

اسلام اپنے روحانی غلبہ کیلئے کسی جبر و اکراہ کا محتاج نہیں

از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

اسلام کی سربلندی اور اقبالمندی کا زمانہ جب ادبار و انحطاط کے دور میں تبدیل ہو گیا۔ تو مسلمان اپنی اور اسلام کی روحانی ترقی سے مایوس ہو گئے اور خیال کرنے لگے کہ اب کوئی روحانی امر ایسا نظر نہیں آتا جس پر عمل پیرا ہو کر پہلی سی شان و عظمت از سرِ نو ہم میں لوٹ آئے اور جب انہوں نے دیکھا کہ اس دورِ آخر میں اغیارِ اسلام کی طرف سے خدا تعالےٰ کے مقدس دین اور اس کے پاک رسول حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ تو ان میں سے بعض نے اسلامی روایات کا غلط مفہوم لے کر اقوامِ غیر کے مقابل جبر و تشدد کی تبلیغ شروع کر دی اور یہ عقیدہ مشہور کر دیا۔ کہ اغیارِ اسلام کے پیہم حملوں کا جواب مہدیٔ موعود اپنی تلوار سے دیں گے۔ اور جب اُن کا ظہور ہو گا۔ تو لاکھوں غیر مسلم لوگ ڈر کے مارے حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں گے یہاں تک کہ اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرنے سے انکار کرے گا تو خونی مہدی کی تلوار اس کا کام تمام کر دے گی

اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگوں نے ارتداد کی سزا قتل بتلا کر قرآنی ارشاد لا اکراہ فی الدین پر تنسیخی خط کھینچنے کی ناکام کوشش کی۔ ایسے ہی خیالات سے متاثر ہو کر پادریوں اور پنڈتوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے زور شور سے مشہور کیا کہ اسلام میں (نعوذ باللہ) قطعاً قوتِ جاذبیت اور روحانی طاقت موجود نہیں۔ جس سے کہ دوسروں کو اپنا گرویدہ بنا سکے۔

جب یہ صورتِ حال پیدا ہو گئی تو غیرتِ خداوندی نے جوش مارا اور مسلمانوں میں پیدا شدہ بعض غلط خیالات کی اصلاح اور اغیارِ اسلام کے خطرناک حملوں اور بودے اور بے بنیاد دلائل کا معقولیت کے رنگ میں جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما دیا۔ حضور علیہ السلام نے خدائی استعداد اور تازہ بتازہ آسمانی نشانوں اور روحانی دلائل و براہین سے مخالفینِ اسلام کا ایسا مقابلہ کیا کہ اسلام کے مقابل اپنے تئیں فتحمند قرار دینے والی قومیں صاف اور کھلے الفاظ میں اپنی شکست کا اعتراف کرنے لگیں اور بالآخر ان قوموں کو خدا تعالےٰ کے جری مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

احمدیت کے ظہور کے ابتدائی زمانہ میں مخالفین کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام پر علاوہ دیگر اعتراضات کے ایک یہ بھی اعتراض کیا گیا۔ کہ آپ نے مادی اسلحہ سے لیس ہو کر اقوامِ مخالف کو جرأت کیوں نیچا نہیں دکھایا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمانو! اسلام کے حریف تو اسلام کو دلائل و براہین سے (نعوذ باللہ) غلط اور باطل مذہب ثابت کرنے میں کوشاں ہیں۔ اور اس امر کا روز و شب پرچار کر رہے ہیں کہ اسلام دلائل و براہین سے تہی دست ہے۔ اور یہ کہ اسلام نے گذشتہ صدیوں میں جو عروج پایا تو یہ بھی محض تلوار کے بل بوتے پر تھا؟ تو کیا ان قوموں کا جواب اُن کے دلائل سے عاجز آ کر ہم تلوار اور دیگر مادی اسلحہ سے دیں اور اس طرح اسلام کو اور بھی بدنام کریں؟ نہیں! نہیں!! ہم ایسا نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایسا کرنا کسی مسلمان کو زیبا دیتا ہے۔ اسلام کے پاس تو ایسے ایسے زبردست دلائل ہیں۔ جن کا اغیار جواب دینے سے قاصر ہیں۔

چنانچہ آپ نے اپنی بصیرت افروز کتب میں قرآن کریم کی روشنی میں ایسے سینکڑوں دلائل و براہین بیان کئے کہ جنہیں پڑھ کر اپنے تو اپنے بیگانے بھی حیران و ششدر رہ گئے اور اغیارِ اسلام میں سے کوئی مردِ میدان بن کر ان دلائلِ حقہ کا جواب نہ دے سکا اور نہ ہی آئندہ دے سکتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی شان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا قسم کے نظریات کی تردید کرنے والے اصحاب بھی آج صاف الفاظ میں جبر و اکراہ کی تردید اور قلمی و لسانی دلائل کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں چنانچہ "تنظیم اہلسنت کانفرنس ملتان" منعقدہ ۲۲/۲۳ فروری ۱۹۵۷ء میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جناب سردار احمد خاں صاحب پتافی رئیس اعظم جام پور ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"دنیا میں جہاں توپوں کے ساتھ توپیں بموں کے ساتھ بم لڑا کرتے ہیں وہاں نظریات کے ساتھ نظریات بھی بڑی شدید لڑائیاں لڑتے ہیں بلکہ نظریات کی لڑائی توپ و تفنگ کی لڑائی سے بہت زیادہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ نظریات کی مار سیدھی دل و دماغ پر پڑتی ہے۔ اور جب کوئی نظریہ کسی جماعت کے دل و دماغ پر فتح حاصل کر لیتا ہے تو مفتوح جماعت کے سارے امکانات از قسم پریس۔ پلیٹ فارم آلات حرب و ضرب اور اسکے خزانے سب اسی فاتح نظریہ کی نذر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کارل مارکس نے کمیونزم کو ایک نظریہ کی صورت میں پیش کیا تو دُنیا کے بڑے بڑے ممالک یعنی روس اور چین کے ہائیڈروجن بم اور ایٹم بم کارل مارکس کے نظریئے کے غلام اور خادم بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ کارل مارکس نے روس اور چین پر کوئی چڑھائی نہیں کی۔ کوئی توپ و تفنگ استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اپنا نظریہ قلم و دوات کے ذریعہ پیش کر کے ان کو فتح کر لیا۔"

خطبۂ صدر استقبالیہ تنظیم اہلسنت والجماعت کانفرنس ملتان ص ۲۵ تا ۲۶

جناب پتافی صاحب نے اپنے مندرجہ بالا بیان میں کمیونزم کی کامیابی کا ذکر کیا ہے حالانکہ اس قسم کی لادینی تحریک کا موجودہ زمانہ میں وقتی طور پر کامیاب ہو جانا اپنے اندر کوئی کمال نہ رکھتا تھا کیونکہ حالات اسکے سازگار تھے اور فرزندانِ زمانہ پہلے ہی الحاد و دہریت کا شکار بن چکے تھے۔ ہاں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش فرمودہ روحانی تحریک۔ تحریکِ احمدیت کی کامیابی کو مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ انسان نے بے سرو سامانی کی حالت میں کھڑے ہو کر جبکہ دنیا کی مختلف مذہبی جماعتیں اس کی شدید مخالفت میں کمربستہ تھیں۔ کس طرح خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں لاکھوں انسانی قلوب پر فتح پائی اور ہزاروں ذی علم لوگوں سے اپنے نظریات منوائے اور وہ وقت دور نہیں جبکہ دنیا اسلام کے پیشکردہ پُرحکمت اور عین فطرتِ انسانی کے مطابق نظریات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

محترم چوہدری دولت خان صاحب کاٹھگڑھی کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم چوہدری دولت خاں صاحب کاٹھگڑھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۷ ج۔ب ضلع جھنگ مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعرات نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۵ء میں حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

آپ موصی تھے اسلئے آپ کا جنازہ مورخہ ۲۲ر اپریل بروز جمعۃ المبارک چک ۹۷ ج۔ب ضلع جھنگ سے بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ نمازِ جمعہ کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں نعش کو قطعۂ صحابہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

۱۹۲۳ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ قیامِ پاکستان تک جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ کے سیکرٹری مال رہے اور اس کام کو نہایت محنت اور خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ نے چک ۹۷ ج۔ب ضلع جھنگ میں سکونت اختیار کی اور یہاں بھی ۱۹۵۹ء تک مسلسل سیکرٹری مال اور پریذیڈنٹ جماعت کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ بہت نیک مخلص اور سلسلہ کے خدمتگزار تھے۔ آپ نے ایک بیوہ ایک لڑکی اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل کے حقیقی چچا تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

افریقہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے

یہی وہ جماعت ہے جس نے مشہور مسیحی مناد بلی گراہم کو افریقہ میں اسلام کی طرف سے مباحثہ کی دعوت دی

روزنامہ نوائے وقت لاہور کے نمائندہ خصوصی متعین امریکہ مسٹر حفیظ ملک کے تاثرات

(منقول از روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء)

اس میں شک نہیں کہ مغربی ممالک میں اور بالخصوص امریکہ میں مذہب اور حکومت کو الگ الگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن جب مذہب سے حکومت کو فائدہ پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے تو مغربی سیاستدان اور پادری اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھانے سے گریز بھی نہیں کرتے۔ یہ کوئی معیوب بات بھی نہیں اس لئے کہ آخر ایسی صورتِ حال سے کون فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ لیکن اس میں قباحت صرف اتنی ہے کہ حکومت اور مذہب کے اتصال کو بظاہر ایک معیوب بات تصور کیا جاتا ہے اور زور اس بات پر دیا جاتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے مذہب کو حکومت سے الگ ہی رکھا جائے۔ اس نظریاتی بحث کا تعلق بین الاقوامی سیاست سے تو خیر بہت ہی گہرا ہے اس کی مثال افریقہ کا براعظم ہے۔ اب جبکہ افریقی براعظم آزاد ہو رہا ہے تو مغربی ممالک کو یہ دشواری پیش آ رہی ہے کہ کسی طرح حبشیوں کے ساتھ "روحانی" یا نظریاتی رابطہ قائم رکھا جائے۔ یہ مسئلہ غور طلب ہے۔ اور اس کا حل آسان بھی نہیں اس لئے کہ عیسائیت بدقسمتی سے سفید فام مغربی قوموں کا مذہب بن کر رہ گئی ہے اور سفید فام کا جو رویہ حبشیوں اور دیگر غیر سفید اقوام کے ساتھ رہا ہے یا اب ہے اس کی مثال جنوبی افریقہ کے وحشیانہ اقوام سے ملتی ہے۔ امریکی وزیر بھی اس مسئلہ سے آگاہ ہیں اگرچہ افریقہ میں امریکہ کی کوئی نو آبادی نہیں لیکن خود امریکہ کا ریکارڈ بھی حبشیوں کے سلوک کے متعلق کچھ اچھا نہیں ہے۔ اگرچہ اب یہاں یہ دن رات کوشش کی جا رہی ہے کہ امریکی حبشیوں کو پورا پورا شہری بنایا جائے

افریقہ کے آزاد ہونے پر افریقی عوام ایک انتہائی مشکل نفسیاتی مصیبت میں پھنس رہے ہیں۔ افریقہ کے اکثر حصوں میں اب بھی انسان دھات اور پتھر کے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور جو زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔ ایک شدید جذباتی، ایمان اور روحانی بحران میں مبتلا ہیں۔ افریقہ کے عوام میں بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کبھی کوئی پیغمبر نازل نہیں ہوا۔ اب تک افریقہ ایام جہالت کا بہترین نمونہ ہے سوال یہ ہے کہ افریقہ میں عوام کا مذہب کیا ہوگا۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ امریکی پادری اس پر بڑی سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ حال ہی میں امریکہ کے مشہور و معروف پادری بلی گراہم نے افریقہ کا دورہ کیا گذشتہ ہفتے انہوں نے صدر آئزن ہاور سے وائٹ ہاؤس میں ۴۰ منٹ کے لئے تبادلہ خیالات کیا اور صدر آئزن ہاور کو یہ مشورہ دیا کہ نائیجیریا کا دورہ کریں کیونکہ اکتوبر میں نائیجیریا انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائے گا۔ پادری بلی گراہم نے رپورٹروں کو ملاقات کے بعد بتایا کہ امریکہ کے لئے لازم ہے کہ وہ افریقہ کے عوام کے نیشنلزم کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کرے۔ صدر آئزن ہاور کے ردِ عمل پر بحث کرتے ہوئے بلی گراہم نے کہا کہ صدر آئزن ہاور نے نائیجیریا کے دورے کے مسئلہ پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس خیرسگالی کے دورہ سے امریکہ کو جو فائدہ پہنچے گا۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن پادری بلی گراہم کو جو غم ہے۔ وہ کسی اور مسئلہ سے ہے۔ انہوں نے رپورٹروں کو بتایا کہ مسلمان مشنری افریقہ میں جب سات حبشیوں کو مسلمان بناتے ہیں تو عیسائی مشنری کہیں مشکل سے تین حبشیوں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کو روکنے کے لئے بلی گراہم ایک مشنری پروگرام وضع کر رہے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ امریکی حبشیوں کو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے مشنوں میں بھرتی کرنا چاہیئے جو اپنے افریقی بھائی بندوں کو آسانی سے عیسائی بنا سکیں گے۔ اس کے علاوہ بلی گراہم نے کہا کہ وہ ان مشنریوں کو اپنے مشن میں بھرتی کریں گے جو علم نسلیات اور جناب رسالت مآب صلعم کی تعلیمات سے آگاہ ہوں گے۔ تاکہ وہ اسلام کی کمزوریوں "افریقی" عوام پر واضح کر سکیں۔

اب سوال یہ ہے کہ افریقہ میں تہذیب اور علم و ہنر اور مذہب پھیلانے کی ذمہ داری کس حد تک پاکستانیوں پر عائد ہوتی ہے جہاں تک کہ ہمارے عرب بھائیوں کا تعلق ہے۔ وہ تو عرب نیشنلزم کے سوا بات نہیں کرتے۔ اسلام ان کے لئے ثانوی اہمیت رکھتا ہے۔ بھارت کے پاس کوئی ایسا مذہب نہیں جس کی تبلیغ کی جا سکے۔ لیکن اس کے باوجود بھارت افریقہ میں ثقافتی تبلیغ کر رہا ہے۔ ہر سال افریقہ سے طلباء کی ایک خاص تعداد بھارتی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے لئے آتی ہے۔ صرف مشرقی افریقہ کو لے لیجئے۔ اب تک ۳۵۰ افریقی طلبہ بھارتی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ جو اس سے ۲۰۰ طلبہ واپس جا چکے ہیں۔ نیروبی کے ایسٹ افریقن ٹائمز (جو احمدیہ جماعت کا اخبار ہے) کے بیان کے مطابق ۱۹۵۹ میں بھارت نے ۸ وظیفے یوگنڈا کے حبشی طلبہ کو دیئے۔ ۱۰ کینیا کے طلبہ کو۔ ۴ ٹانگانیکا کے طلبہ کو اور ایک انجلا کے طالب علم کو دیئے گئے۔ بھارت میں انڈین کلچرل کونسل ان طلبہ کو تمام سہولتیں مہیا کرتی ہے۔ جہاں تک افریقی ممالک کا تعلق ہے افسوس ہے کہ ان کے متعلق مکمل فہرست حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال سینکڑوں طلبا افریقہ سے بھارت میں تعلیم کی غرض سے آئے ہیں۔ یہی جوان طلبہ کل ان افریقی ممالک کے لیڈر ہونگے اور ان کے توسط سے بھارت کو جو سیاسی فائدہ پہنچے گا۔ اس کا آسانی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مذہبی مشنری کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی ۱۵ فیصد ہے جس میں ایسٹ افریقن ٹائمز کے بیان کے مطابق ۱۰،۰۰۰ افریقی لوگ احمدی ہیں۔ پرتگیزی مشرقی افریقہ میں تقریباً دس لاکھ افریقی مسلمان ہو چکے ہیں۔ جن میں سے غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ کینیا کے سرحدی صوبوں میں اسلام کو فروغ ہو رہا ہے اور یہاں بھی غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ نیروبی میں تو خیر احمدیوں نے ایک بہت بڑا مذہبی تبلیغی مرکز قائم کر رکھا ہے جو روزانہ انگریزی اخبار بھی شائع کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ تعلیم کے لئے اس سینٹر نے کالج وغیرہ بھی قائم کر رکھے ہیں۔

ہمیں احمدیت سے شدید اختلافات ہیں اور ہم عقیدہ ختم نبوت کے مسئلہ میں احمدیوں بالخصوص قادیانی فرقہ کے تصورات کو بالکل باطل اور گمراہ سمجھتے ہیں[1] اور سواد اعظم کی طرح ان تصورات سے نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں ان کی مساعی کی داد دینی پڑتی ہے۔ بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورہ میں نیروبی گئے تو اسلام کی طرف سے اگر کسی جماعت نے انہیں مباحثہ کی دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی۔ کینیا، یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں اس وقت ۱،۵۰۰،۰۰۰ مسلمان آباد ہیں۔ لیکن ان کی تعلیمی حالت بہت ہی کمزور ہے۔ عیسائی مشنری سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ سے طلبا کو عیسائیت کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جماعت احمدیہ کے سوا پاکستان میں اور کوئی مذہبی جماعت موجود نہیں جو افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے کام کو انجام دے سکے پاکستان میں جماعتِ اسلامی بہت ہی با اثر جماعت ہے۔ مولانا مودودی کے سیاسی خیالات سے ہمیں بہت زیادہ اختلافات ہیں لیکن ہمیں اس بات کا پورا پورا یقین ہے کہ اگر وہ افریقہ میں مشنری کام کا بیڑہ اٹھائیں تو اس سے صرف اسلام کی ہی نہیں بلکہ پاکستان کے علاوہ انسانیت کی خدمت بھی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ آج تک غیر ممالک میں جتنا بھی اسلامی مشنری کام ہوا ہے وہ علماء نے اپنی ذاتی حیثیت میں ادا کیا ہے اب ضرورت ہے کہ تبلیغی کام کو منظم کیا جائے۔ اگر جماعت اسلامی سیاسی خواہشوں اور دفاتر کے خواب سے علیحدہ ہو کر افریقہ میں اسلامی تہذیب وتمدن پھیلانے کی کوشش کرے تو ہمیں توقع ہے کہ فروغ اسلام میں رکاوٹ ڈالنے سے متعلق بلی گراہم کے تمام ارادے ناکام ہو کر رہ جائیں گے۔ اسلئے کہ جماعت اسلامی میں جو علماء ممبر کی حیثیت سے شامل ہیں وہ صحیح معنوں میں اسلام کے عالم ہیں اور ان کے توسط سے جو اسلام پھیلے گا۔ وہ افریقی لوگوں کو روحانیت کے سرچشموں سے فیضیاب کریگا۔ دراصل یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر حکومتِ پاکستان کو تبلیغی کام کرنیوالی جماعتوں کی اعانت کرنی چاہیئے۔ کیا ہم مولانا مودودی سے یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ وہ افریقہ میں تبلیغی کام کا بیڑا اٹھائیں گے؟ ہماری رائے میں تو ان سے بہتر انسان پاکستان میں اس کام کیلئے موجود نہیں۔

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ حفیظ ملک صاحب مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے صحیح مسلک سے واقف نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہرگز ختم نبوت کے عقیدہ کی منکر نہیں وہ دل و جان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے اور ختم نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ قرآنی تعلیم اور امت محمدیہ کے اکثر اولیاء صلحاء و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مسلک کے عین مطابق ہے۔

اس سلسلے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ مضمون الفضل مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۰ء کے صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ دوالمیال کا جلسہ

مسجد احمدیہ دوالمیال میں ۱۶ ار اور ۷ اراپریل کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ حاضری تسلی بخش تھی۔ ملک اعجاز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دوالمیال نے اپنا لاؤڈ سپیکر جلسہ کے لئے وقف کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اس جلسہ کے سلسلے میں لجنہ اماء اللہ دوالمیال اور مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید حلقہ دوالمیال نے خاص کوشش سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جلسہ میں بوچھال کلاں سے بھی دوستوں نے شرکت کی۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جہلم)

ضروری اطلاع } نصرت انڈسٹریل سکول کے لئے ایک ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جس نے تاہ سلمہ کا ڈپلومہ حاصل کیا ہو۔ اور ڈرائینگ پاس ہو ڈرائینگ ۱۹۵۸ء یا ۱۹۶۰ء میں پاس کی ہو۔ خواہشمند مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

"صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ"

(۲) نصرت انڈسٹریل سکول کا داخلہ۔ ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے اپریل سے شروع ہے۔ جو لڑکیاں ڈپلومہ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ داخلہ کے لئے اپریل میں پہنچ جائیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ریلوے ٹرین ایگزیمینرس } اسامیاں ۲۵۔ عرصہ ٹریننگ ۴ سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۵۰-۵-۷۰۔ ٹرین ایگزیمینر لگنے پر تنخواہ ۱۰۰-۵-۱۵۰۔ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔

شرائط: میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۶ سے ۱۹ تا ۱۹۔ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے مراعات۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۶ مئی تک بنام ڈپٹی جنرل منیجر (پرسانل) این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور۔

مصدقہ نقول اسنادات اور بصورت رشتہ ریلوے ملازمین تصدیق رشتہ شامل ہو

(پ رٹ ۔ ۱۶) ناظر تعلیم

امۃ الحی لائبریری } امۃ الحی لائبریری کا دوبارہ اجراء کیا گیا ہے۔ بہنوں سے التماس ہے کہ اس کی ممبر بنیں۔ لائبریری میں مذہبی اخلاقی ادبی کتب اور سبق آموز ناول وغیرہ شامل ہیں۔ اس کا چندہ آٹھ آنے ماہوار ہے

(نصیرہ نزہت منتظمہ لائبریری)

ایجنٹ کی ضرورت } رسالہ مصباح کے لئے لاہور میں ایجنٹ کی ضرورت ہے ضرورت مند احباب دفتر مصباح کو مطلع فرمائیں۔ کہ انہیں مصباح کی ایجنسی کی ضرورت ہے۔ کمیشن ۲۵ فیصدی ہوگا (۲) ایجنسی کم از کم ۳۰ خریداروں پر مل سکتی ہے۔ باقی امور کے متعلق دفتر سے خط و کتابت کریں۔

(امۃ اللہ خورشید۔ مدیرہ مصباح۔ ربوہ)

ولادت } مکرم شیخ دوست محمد صاحب شمس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پوتا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ (الشیخ محمد یوسف امیر جماعت احمدیہ امین پور بازار لائلپور)

نوٹ :۔ اس خوشی میں محترم شیخ صاحب موصوف نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

لغات القرآن کی ضرورت } لغات القرآن مؤلفہ مولوی محمد عبد الرشید صاحب نعمانی۔ رفیق ندوۃ المصنفین دہلی کے دو حصے چھوڑ کر باقی جلد سوم تا آخیر کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں کہ کہاں سے اور کس قیمت پر ملے گی۔ میں ممنون ہوں گا اور اس کے حق میں دعا کرتا رہوں گا۔

(قاضی محمد یوسف احمدی ہوتی ضلع مردان)

یکم تا ۸ مئی ۱۹۶۰ء — ہفتہ تحریک جدید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیئت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے۔ ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں"

تحریک جدید کے سال ۲۶ کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر آئندہ ماہ ہفتہ تحریک جدید منایا جانا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے یکم تا ۸ مئی کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ جماعتوں کے امیر و صدر صاحبان کو نیز انصار۔ خدام و لجنات کے نگران عہدیداران کو الگ الگ طور پر اس ہفتہ کا پروگرام مطبوعہ چٹھیوں کے ذریعہ بھجوایا جا رہا ہے — جملہ عہدیداران سے التماس ہے کہ اس ہفتہ اپنی پوری پوری توجہ تحریک جدید کی طرف مرکوز رکھیں خطیب صاحبان اس عرصہ میں آنے والے جمعہ کے روز تحریک جدید کے عنوان پر ہی خطبہ ارشاد فرمائیں۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات جماعت کے سامنے دہرائے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مشتمل ایک کتاب "سادہ زندگی" حال ہی میں شائع کی گئی ہے۔ اگر کسی جماعت میں وہ تاحال نہ پہنچی ہو تو چار آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھجوا کر حسب ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

ایک استانی کی ضرورت

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائلپور کے زنانہ پرائمری سکول میں ایک معمر ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پچاس ساٹھ روپے ماہوار ہوگی۔ مکان اور دیگر سہولتیں ہوں گی۔ اگر کوئی خاتون وہاں جانے کے لئے تیار ہو تو براہ مہربانی مع ضروری کوائف درخواست بھجوا دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم پروفیسر ظفر احمد صاحب وینس ربوہ نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ ۵/۰ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر موصوف کو دین و دنیا میں سرخرو کرے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری دائیں آنکھ میں ایک چھوٹا سا زخم ہو گیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (محمد احمد ایل ایڈ گورنمنٹ ہائی سکول مٹھہ ٹوانہ)

(۲) میرے دادا جان چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کی صحت ایک ماہ سے خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(انیس محمود احمد کاہلوں)

امریکہ بہت بڑا مصنوعی سیارہ ۵رمئی کو فضا میں چھوڑے گا

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام سیارہ کے ذریعے جلد نشر ہوں گے

واشنگٹن ۲۲ر اپریل۔ امریکی سینٹ کے رکن مسٹر جونسو نائی نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ امریکہ کا خلائی اور فضائی ادارہ ۵ر مئی کو ایک مصنوعی سیارہ چھوڑے گا۔ جو زمین کے گرد گردش کرتا رہے گا۔ اس سیارہ کی بدولت برقی مواصلات کے عالمی نظام میں زبردست انقلاب آجائے گا۔

سرکاری حکام نے بتایا ہے کہ اس سیارے کا قطر ایک سو فٹ ہوگا اور مدار میں داخل ہونے کے بعد اسے کھلی آنکھ سے دیکھا جا سکے گا۔

امریکی ہوابازی اور خلائی ادارہ نے تاریخ کا اعلان اس خیال کے پیش نظر کیا ہے کہ اس تجربہ میں حصہ لینے کے لئے خواہشمند ملکوں کو تیاری کا موقع مل سکے۔ اس تجربہ کے منصوبہ کا اعلان گزشتہ دسمبر میں کر دیا گیا تھا۔ اور غیر ملکی سائنسدانوں کو موقعہ دیا گیا تھا کہ وہ سیارہ کے متعلق اپنے تجربات کی منصوبہ بندی کریں۔ پھولنے کے بعد غبارہ نما سیارہ کا قطر ایک سو فٹ ہو جائے گا۔ اور وہ خلا میں سب سے بڑا مصنوعی سیارہ ہوگا۔ سیارہ میں ۳۰ پونڈ وزن کا سفوف ہوگا جو خلا میں ہوا کے فقدان کی وجہ سے تیزی سے گیس کی صورت اختیار کر کے سیارہ کو پھیلا دے گا سیارہ کو زمینی ٹرانسمیٹروں سے خارج ہونے والی ریڈیائی شعاعوں کو منعکس کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اور دور دراز فاصلہ کے ملکوں میں اس ذریعہ سے پیغامات وصول کئے جائیں گے۔ یہ ان پیغام رساں سیاروں کے سلسلہ کا پہلا تجربہ ہوگا۔ جس میں ریڈیو ٹیلیویژن اور ٹیلیفون استعمال کرنے والے ایک عالمی تجارتی مواصلاتی نظام کی کامیابی کے امکانات کو آزمایا جائے گا۔

سیارہ کو دن کے ایسے وقت میں چھوڑا جائے گا۔ کہ وہ اپنی چمکدار ایلومنیم کی سطح کی وجہ سے پہلے دو ہفتوں میں ہر وقت سورج کی روشنی میں چمکتا نظر آئے گا۔ اسے ایک ہزار میل کی بلندی تک پہنچایا جائے گا۔

سرکاری اعلانات میں کہا گیا ہے۔ کہ اس سیارے کی بدولت ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام زیادہ آسانی سے مختلف مقامات پر بیک وقت سنے اور دیکھے جا سکیں گے۔

گھانا کے لئے جمہوری آئین کے بارے میں عام رائے شماری

اکرا ۲۳ر اپریل۔ اس ماہ کے اختتام سے قبل گھانا کی حکومت کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ جمہوری آئین کے متعلق عوام کی رائے کیا ہے اور عوام کی اکثریت ڈاکٹر انکرومہ اور مسٹر ڈانکوا میں سے کس کو جمہوریہ گھانا کا پہلا صدر دیکھنے کی متمنی ہے۔

ان دونوں مسائل پر پہلے ضلع اکرا میں رائے شماری شروع ہو گئی ہے۔ ملک کے باقی حصوں میں ۲۷-اپریل کو ہوگی رائے شماری کی نگرانی کے لئے ڈھائی ہزار افسر مقرر ہوئے ہیں۔ ووٹ کی پرچیوں کی تقسیم دونوں فریقوں کے نمائندوں کی نگرانی میں عمل میں آئے گی یہ نمائندے پولیس کی معیت میں اپنی تسلی کر سکیں گے کہ ہر کام ٹھیک طور سے ہو رہا ہے۔

رائے دہندگان کے سامنے متعلقہ مسائل کو واضح طور سے پیش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی ہے ”جمہوریہ گھانا“ کے عنوان سے ایک پمفلٹ کی ایک لاکھ کاپیاں انگریزی اور گھانا کی نو دوسری زبانوں میں ملک بھر میں تقسیم کی گئی ہیں اور ۲ ہزار کاپیاں ایک اور پمفلٹ کی تقسیم ہوئی ہیں جن میں ووٹ دینے کے متعلق ہدایات درج ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بہن فہمیدہ اختر کئی روز سے بیمار ہے احباب کرام دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔

عبدالوہاب طارق

(۲) مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائل پور کا نواسہ خلیل احمد عمر ۵ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

قاضی عزیز احمد۔ انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ

غلام محمد بیراج کے علاقہ میں چاول کی کاشت کو فروغ دیا جائے گا

کاشت کاروں کو عمدہ پنیری مہیا کرنے کے لئے فارموں کا قیام

لاہور ۲۵ر اپریل۔ صوبائی حکومت نے غلام محمد بیراج کے علاقے میں باسمتی اور دوسرے عمدہ قسم کے چاول کی کاشت کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس پر عملدرآمد کے بعد مغربی پاکستان میں عمدہ قسم کے چاول کی پیداوار دوگنی ہو جائے گی۔

متعلقہ حکام نے بتایا ہے کہ صوبائی حکومت نے غلام محمد بیراج کے علاقہ میں ہزاروں ایکڑ اراضی چاول کی کاشت کے لئے مخصوص کر دی ہے ان اراضی میں اب تک عام قسم کے چاول کی کاشت کی جاتی رہی ہے۔ لیکن تجربات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ یہ زمین عمدہ قسم کی باسمتی اور بیگمی چاول کے لئے نہایت مفید ہے اس سے قبل صرف لاہور ڈویژن اور چند دیگر اضلاع میں عمدہ قسم کا چاول بویا جا سکتا تھا۔

صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ غلام محمد بیراج کے علاقے میں عمدہ قسم کے چاول کی پنیری کے لئے ایک فارم قائم کیا جائے گا جس میں قریباً پانچ لاکھ روپے خرچ ہوں گے یہاں سے بیراج کے سارے علاقہ میں پنیری مہیا کی جائے گی۔ یہ فارم چار سو ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہوگا۔

اس علاقہ میں ٹھٹھہ ضلع میں چار لاکھ روپے کی لاگت سے ایک اور فارم قائم کیا جائے گا جہاں گنے کا بیج تیار ہوگا جو بعد ازاں کاشتکاروں کو مہیا کیا جائے گا۔ یہ فارم ساڑھے آٹھ سو ایکڑ دا پر مشتمل ہوگا۔ حکومت نے اس کے علاوہ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں کئی ندیاں کے جھیلوں کا رقبہ کھولنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اور سر علی پور۔ اس کا جواب صرف ہندو اور عیسائی اور سکھ دے سکتے ہیں جن سے مسلمانوں کا سیاسی واسطہ پڑتا ہے۔ اگر ایک جماعت کو دیگر مذاہب کے پیرو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں تو ایک لاکھ مولویوں کے فتوے بھی اس کو سیاست اسلامیہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔ سنی خواہ شیعوں کو۔ اور شیعہ خواہ سنیوں کو کافر کہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ سیاسی معاملات میں ہندو اور سکھ سنیوں اور شیعوں سے کیا معاملہ کریں گے۔ کیا سنیوں کے شیعوں کو کافر کہنے کے سبب سے ہندو لوگ سنیوں اور شیعوں سے الگ الگ قسم کا معاملہ کریں گے؟ نہیں وہ جو کارروائی ایک قوم کے خلاف کریں گے وہی دوسری کے خلاف بھی کریں گے۔ پس سیاستاً ان کے مفاد ایک ہیں جن پر اسلام کا لفظ حاوی ہے۔ اور اگر وہ اس نکتہ کو نہیں سمجھیں گے۔ تو ان کو ایک ایک کر کے دوسری قومیں کھا جائیں گی اور ان کو اس وقت ہوش آئے گی جب ہوش آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔“

(الفضل قادیان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء)

اگر تمام مسلمان جماعتیں اسلام کے اس اصول پر عمل پیرا ہو جائیں تو آج ہی ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان کے علماء حضرات اگر اس راستہ پر چل نکلیں تو بہت سا روپیہ اور وقت جو باہمی تنازعات میں ضائع ہوتا ہے قومی بہبودی کے کاموں میں صرف ہو سکتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ تمام اسلامی فرقے اپنے عقائد پر (۳)

(۳) قائم رہتے ہوئے دوسروں کے عقائد میں جبر و اکراہ کا طریق اختیار نہ کریں بلکہ اسلامی اصول کے مطابق جادلھم بالتی ھی احسن پر عمل پیرا ہوں جو لوگ جبر کا کوئی طریق بھی استعمال کرتے ہیں وہ قوم میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تحصیل چنیوٹ کی دو یونین کونسلوں کے ممبران کی مشترک تقریب

بقیہ صفحہ اول

اس مشترک تقریب میں ہر دو یونین کونسلوں کے اراکین کے دوش بدوش علاقے کے بہت سے ان حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔ جو یونین کونسلوں کے انتخابات میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے اس طرح سب کو باہم مل بیٹھنے علاقے کی فلاح و بہبود کے متعلق سوچنے اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر ہر دو یونین کونسلوں کی تربیتی کلاس بھی جو گذشتہ ایک ہفتہ سے بخش والا میں جاری ہے۔ کل ربوہ میں ہی منعقد ہوئی جس میں جملہ ممبران نے شرکت کی۔

تقریب کے انتظامات

ہر دو یونین کونسلوں کے ممبران نے کئی روز قبل ہی باہمی صلاح و مشورہ سے ایک انتظامیہ کمیٹی اور ایک استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل کر لی تھی تاکہ اس اہم تقریب کے جملہ انتظامات خاطر خواہ طریق پر پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں ہر دو کمیٹیاں حسب ذیل اراکین پر مشتمل تھیں:۔

انتظامیہ کمیٹی ۱۔ میاں غلام علی شاہ صاحب رئیس اعظم بخش والا صدر لولہ یونین کونسل ۲۔ مہر محمد عیسیٰ صاحب صدر احمد نگر یونین کونسل ۳۔ سید غلام حسین شاہ صاحب رئیس وڈ ستیداں۔ ۴۔ ملک خدا بخش صاحب احمد نگر ۵۔ سید غلام عباس صاحب آف ہست کھیوا

استقبالیہ کمیٹی ۱۔ سید ریاض حسین شاہ صاحب رئیس ہست کھیوا ۲۔ مولانا ابوالعطاء صاحب احمد نگر۔ ۳۔ شیخ شمس الحق صاحب وڈ ستیداں ۴۔ چوہدری محمد طفیل صاحب آف ڈڈمی۔

تقریب کا آغاز اور مختصر کارگذاری

تقریب میں ہر دو کونسلوں کے ممبران کی خواہش پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے صدارت کے فرائض ادا فرمائے آپ ایک مہمان کی حیثیت سے اس میں شریک ہوئے تھے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو سید مرید حسین صاحب رئیس آف ٹھٹی خدا یار نے کی بعد ازاں چوہدری شبیر احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد علی الترتیب راؤ خورشید علی صاحب ڈویلپمنٹ آفیسر چنیوٹ۔ سید حسن رضا صاحب گرریزی تحصیلدار چنیوٹ۔ لولہ یونین کے ملک محمد حیات صاحب آف نسوانہ۔ مولوی ابوالعطاء صاحب احمد نگر۔ اور سید ریاض حسین شاہ صاحب آف ہست کھیوا نے حاضرین سے خطاب کیا اور باہمی اتحاد و تعاون کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی

راؤ خورشید علی صاحب نے اس تقریب کی غرض و غایت کو سراہتے ہوئے۔ باہمی تعاون سے کام لینے اور محنت اور خلوص سے کام کرنے کی تلقین کی۔ سید حسن رضا صاحب گرریزی نے اپنی تقریر میں خدا کی ہستی پر سچا ایمان پیدا کرنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے فرائض بجا لانے کی تلقین فرمائی۔ ملک محمد حیات صاحب نے ایک پر زور تقریر میں تعلیم بالغاں کی ضرورت اور اس کی بنیادی اہمیت کو نہایت عمدہ پیرائے میں واضح کیا۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ بنیادی جمہوریتوں کا نظام قوم کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کے حق میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ سید ریاض حسین شاہ صاحب نے اتحاد و تعاون کی روح کو ترقی دینے کی اہمیت پر زور دیا۔

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نہایت دلنشین انداز میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے تعلیم بالغاں کے سلسلہ میں ملک محمد حیات صاحب آف نسوانہ کی تائید کرتے ہوئے یونین کونسلوں کے ممبران کو توجہ دلائی کہ سب سے پہلے انہیں اپنے گھر سے کام شروع کرنا چاہیئے اور جو ممبران تعلیم یافتہ نہ ہوں ان کے لئے ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ وہ تعلیم حاصل کر سکیں اس ضمن میں آپ نے اعلان فرمایا کہ جو صاحبان بھی پڑھنا چاہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے ان کے گھر پر استاد کا انتظام کرنا میرے ذمہ ہوگا۔ آپ کے اس اعلان پر حاضرین کی طرف سے بے ساختہ نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے تقریر کے دوران میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے زندگیوں کو معمور الاوقات بنانے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں یاد دلایا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس قدر مصروف زندگی تھی اور کس طرح آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ انتہائی مصروفیت میں گزرتا تھا۔ آخر میں آپ نے بڑی عمدگی سے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اپنے آپ کو مصروف رکھے بغیر ہماری قوم ترقی نہیں کر سکتی ہمیں چاہیئے کہ ہم اتنی محنت کریں کہ کوئی اور قوم محنت میں ہمارا مقابلہ نہ کر سکے۔

محترم صاحب صدر کے ان اہم ارشادات کے بعد یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ جو محترم صاحب صدر نے کرائی۔ تقریب کے اختتام پر گروپ فوٹو ہوا۔ جس میں دونوں یونین کونسلوں کے ممبر نیز اور بعض معزز مہمان شامل ہوئے۔

ملک کے کسی حصّہ کو درآمدی لائسنسوں سے محروم نہ رکھا جائے

وزارت تجارت کو صدر محمد ایوب خاں کی ہدایت

پشاور ۲۵ اپریل صدر محمد ایوب خاں نے وزارت تجارت کو ہدایت کی ہے کہ ملک کے سارے بڑے بڑے شہروں۔ اہم تجارتی مراکز اور کم ترقی یافتہ علاقوں کے حقیقی تاجروں کو درآمدی لائسنس دئیے جائیں اور کسی اہم شہر یا تجارتی مرکز کو۔ لائسنسوں سے محروم نہ کیا جائے تاکہ ملک کے تمام حصوں کے عوام کی یکساں امداد کی جا سکے اور سارے ملک کے لئے یکساں سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں۔

یہ انکشاف درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر نے سابق صوبہ سرحد کے ایوان صنعت و تجارت میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا اس سے ملک کے ہر حصے کے صارفین کو مناسب نرخوں پر اشیائے صرف حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ آپ نے کہا صدر کی ہدایت کے مطابق اگلے دو ماہ میں درآمدی لائسنسوں کے لئے درخواستیں طلب کی جائیں گی تاکہ اگلی درآمدی مدت (جولائی تا دسمبر) میں انہیں لائسنس دئیے جا سکیں۔ آپ نے کہا اس طریقے پر عمل کرنے سے ملک کے ہر حصے میں مناسب نرخوں پر چیزیں ملنے لگیں گی اور چند تاجروں کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔

آپ نے کہا حکومت ان اشیاء کی فہرستیں تیار کرنے میں مصروف ہے۔ جن کے لئے براہ راست لائسنس دئیے جاتے ہیں۔ اسی طرح ان اشیاء کی فہرستیں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ کہ جو اشیاء دونوں فہرستوں میں شامل ہوں۔ تاجران کے زیادہ دام وصول کرنے نہ پائیں۔ آپ نے کہا حکومت نے موجودہ درآمدی مدت میں پانچ کروڑ روپے کا زر مبادلہ دیا ہے۔ اس سے عوام کی بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں بشرطیکہ درآمدی تاجر حاصل شدہ لائسنسوں پر جلد سامان درآمد کر لیں۔

درخواست دعا

میرے خالو مکرم چوہدری برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں تقریباً تین ہفتوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود۔ درویشان قادیان۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز میری ہمشیرہ حبیبہ صدیقہ کا بی۔ اے کا امتحان مورخہ ۲۳ اپریل سے شروع ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ ظفر احمد ونیس (ایم۔ اے) لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نوٹ:۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

ہومیوپیتھک کارنر — جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے — ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

شفتل اور برسیم وغیرہ کی وجہ سے آجکل جانوروں کا مہلک اپھارہ زوروں پر ہے۔ اب تک عموماً اس کا علاج چھری یا ٹروکار ہی سمجھا جاتا رہا ہے۔ حالانکہ "اکسیر پیٹھا" کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ پندرہ منٹ میں اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ یہ دوا مغربی پاکستان میں گذشتہ چار سال سے اس اعلان کے ساتھ تقسیم ہو رہی ہے کہ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دی جائے گی

قیمت فی پیکٹ ۱۲/- فی درجن چھ روپے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک و پیکنگ کا خرچ ایک روپیہ دو آنہ ہی پڑتا ہے۔ خواہ ایک پیکٹ منگوایا جائے یا پورا درجن۔ البتہ دو درجن یا اس سے زیادہ پیکٹ خریدنے پر یہ خرچ خریدار کی بجائے خود کمپنی برداشت کرتی ہے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ